

مکتوب (۲)

جو فتح بصرہ کے بعد اہل کوفہ کی طرف تحریر فرمایا:

خدا تم شہر والوں کو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے بہتر سے بہتر وہ جزا دے جو اطاعت شعاروں اور اپنی نعمت پر شکر گزاروں کو وہ دیتا ہے۔ تم نے ہماری آواز سنی اور اطاعت کیلئے آمادہ ہو گئے، اور تمہیں پکارا گیا تو تم لبیک کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

--☆☆--

دستاویز (۳)

جو آپؐ نے شرح ابن حارث قاضی (کوفہ) کیلئے تحریر فرمائی:

روایت ہے کہ امیر المومنین علیؑ کے قاضی شرح ابن حارث نے آپؐ کے دور خلافت میں ایک مکان اسی (۸۰) دینار کو خرید کیا۔ حضرت کو اس کی خبر ہوئی تو انہیں بلوا بھیجا اور فرمایا:

مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے ایک مکان اسی (۸۰) دینار کو خرید کیا ہے اور دستاویز بھی تحریر کی ہے اور اس پر گواہوں کی گواہی بھی ڈلوائی ہے؟

شرح نے کہا کہ جی ہاں یا امیر المومنین ایسا ہوا تو ہے۔ (راوی کہتا ہے) اس پر حضرت نے انہیں غصہ کی نظر سے دیکھا اور فرمایا:

دیکھو! بہت جلد ہی وہ (ملک الموت) تمہارے پاس آجائے گا، جو نہ تمہاری دستاویز دیکھے گا اور نہ تم سے گواہوں کو پوچھے گا، اور وہ تمہارا بور یا بستر بندھوا کر یہاں سے نکال باہر کرے گا اور قبر میں اکیلا چھوڑ دے گا۔

اے شرح! دیکھو، ایسا تو نہیں کہ تم نے اس گھر کو دوسرے کے مال سے خریدا ہو، یا حرام کی کمائی سے قیمت ادا کی ہو۔

(۲) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَيْهِمْ بَعْدَ فَتْحِ الْبَصْرَةِ

وَ جَزَاكُمْ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ مِصْرٍ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ أَحْسَنَ مَا يَجْزِي الْعَامِلِينَ بِطَاعَتِهِ، وَ الشَّاكِرِينَ لِنِعْمَتِهِ، فَقَدْ سَبَعْتُمْ وَ أَعْطَعْتُمْ، وَ دُعَيْتُمْ فَأَجَبْتُمْ.

-----☆☆-----

(۳) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَتَبَهُ لَشَرِيحِ بْنِ الْحَارِثِ قَاضِيهِ

رُوِيَ أَنَّ شَرِيحَ بْنَ الْحَارِثِ قَاضِيَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ اشْتَرَى عَلَى عَهْدِهِ دَارًا بِبَيْتَانَيْنِ دِينَارًا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَاسْتَدْعَاهُ وَقَالَ لَهُ:

بَلَّغْنِي أَنَّكَ ابْتَعْتَ دَارًا بِبَيْتَانَيْنِ دِينَارًا، وَ كَتَبْتَ كِتَابًا، وَ أَشْهَدْتُ فِيهِ شُهُودًا؟

فَقَالَ شَرِيحٌ: قَدْ كَانَتْ ذَلِكَ يَأُ مِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: فَتَنْظُرْ إِلَيْهِ نَظَرَ مُعْصَبٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ:

يَا شَرِيحُ! أَمَا إِنَّهُ سَيَأْتِيكَ مَنْ لَا يَنْظُرُ فِي كِتَابِكَ، وَ لَا يَسْأَلُكَ عَنْ بَيْتَيْكَ، حَتَّى يُخْرِجَكَ مِنْهَا شَاخِصًا، وَ يُسَلِّمَكَ إِلَى قَبْرِكَ خَالِصًا.

فَانظُرْ يَا شَرِيحُ! لَا تَكُونُ ابْتَعْتَ هَذِهِ الدَّارَ مِنْ غَيْرِ مَالِكَ، أَوْ نَقَدْتَ الثَّمَنَ مِنْ

اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ تم نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی۔ دیکھو! اس کی خریداری کے وقت تم میرے پاس آئے ہوتے تو میں اسی وقت تمہارے لئے ایک ایسی دستاویز لکھ دیتا کہ تم ایک درہم بلکہ اس سے کم کو بھی اس گھر کے خریدنے کو تیار نہ ہوتے۔

وہ دستاویز یہ ہے:

یہ وہ ہے جو ایک ذلیل بندے نے ایک ایسے بندے سے کہ جو سفر آخرت کیلئے پادر رکاب ہے خرید کیا ہے۔ ایک ایسا گھر کہ جو دنیا کے پُر فریب میں مرنے والوں کے محلے اور ہلاک ہونے والوں کے خطہ میں واقع ہے، جس کے حدود اربعہ یہ ہیں:

پہلی حد آفتوں کے اسباب سے متصل ہے، دوسری حد مصیبتوں کے اسباب سے ملی ہوئی ہے اور تیسری حد ہلاک کرنے والی نفسانی خواہشوں تک پہنچتی ہے اور چوتھی حد گمراہ کرنے والے شیطان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اسی حد میں اس کا دروازہ کھلتا ہے۔

اس فریب خوردہ امید و آرزو نے اس شخص سے کہ جسے موت دھکیل رہی ہے اس گھر کو خریدا ہے، اس قیمت پر کہ اس نے قناعت کی عزت سے ہاتھ اٹھایا اور طلب و خواہش کی ذلت میں جا پڑا۔ اب اگر اس سودے میں خریدار کو کوئی نقصان پہنچے تو بادشاہوں کے جسم کو تہ و بالا کرنے والے، گردن کشوں کی جان لینے والے، اور کسریٰ طے، قیصر اور تبع و حمیر ایسے فرمانرواؤں کی سلطنتیں الٹ دینے والے اور مال سمیٹ سمیٹ کر اسے بڑھانے، اونچے اونچے محل بنانے سنوارنے،

غَيْرِ حَلَالِكَ! فَإِذَا أَنْتَ قَدْ حَسَرْتَ دَارَ الدُّنْيَا وَ دَارَ الْآخِرَةِ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَتَيْتَنِي عِنْدَ شِرَائِكَ مَا اشْتَرَيْتَ لَكَ تَبْتُ لَكَ كِتَابًا عَلَى هَذِهِ النُّسخَةِ، فَلَكَ تَرْغَبُ فِي شِرَاءِ هَذِهِ الدَّارِ بِدَرَاهِمٍ فَمَا فَوْقَ.

وَالنُّسخَةُ هَذِهِ:

هَذَا مَا اشْتَرَى عَبْدٌ ذَلِيلٌ، مِنْ عَبْدٍ قَدْ أُرْجِعَ لِلرَّحِيلِ، اشْتَرَى مِنْهُ دَارًا مِنْ دَارِ الْغُرُورِ، مِنْ جَانِبِ الْفَالَيْنِ، وَ خِطَّةِ الْهَالِكِينَ، وَيَجْمَعُ هَذِهِ الدَّارَ حُدُودًا أَرْبَعَةً: الْحَدُّ الْأَوَّلُ يَنْتَهِي إِلَى دَوَاعِي الْأَفَاتِ، وَ الْحَدُّ الثَّانِي يَنْتَهِي إِلَى دَوَاعِي الْمَصِيبَاتِ، وَ الْحَدُّ الثَّلَاثُ يَنْتَهِي إِلَى الْهَوَى الْمُرْدِي، وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ يَنْتَهِي إِلَى الشَّيْطَانِ الْمُغْوِي، وَ فِيهِ يُشْرَعُ بَابُ هَذِهِ الدَّارِ.

اشْتَرَى هَذَا الْمُغْتَرُّ بِالْأَمَلِ، مِنْ هَذَا الْمُرْجِعِ بِالْأَجَلِ، هَذِهِ الدَّارُ بِالْخُرُوجِ مِنْ عِزِّ الْقَنَاعَةِ، وَ الدُّخُولِ فِي ذُلِّ الطَّلَبِ وَ الضَّرَاعَةِ، فَمَا أَدْرَكَ هَذَا الْمُشْتَرِي فِيهَا اشْتَرَى مِنْ دَرَكٍ، فَعَلَى مُبَلِّلِ أَجْسَامِ الْمُلُوكِ، وَ سَالِبِ نَفُوسِ الْجَبَابِرَةِ، وَ مُزِيلِ مُلْكِ الْفَرَاعِنَةِ، مِثْلِ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ، وَ تَبَعِ وَ حَبِيرِ، وَ مَنْ جَمَعَ الْمَالَ عَلَى الْمَالِ

انہیں فرش فروش سے سجانے اور اولاد کے خیال سے ذخیرے فراہم کرنے اور جاگیریں بنانے والوں سے سب کچھ چھین لینے والے کے ذمہ ہے کہ وہ ان سب کو لے جا کر حساب و کتاب کے موقف اور عذاب و ثواب کے محل میں کھڑا کرے۔ ”اس وقت کہ جب حق و باطل والے وہاں خسارے میں رہیں گے۔“

گواہ شدہ برائیں عقل، جب خواہشوں کے بندھن سے الگ اور دنیا کی وابستگیوں سے آزاد ہو۔

--☆☆--

فَاكْثُرْ، وَمَنْ بَنَى وَشَيْدًا، وَزُخْرَفَ وَنَجَّدَ
وَادْخَرَ وَاعْتَقَدَ، وَنَظَرَ بِرُعْبِهِ لِلْوَلَدِ،
اِشْخَاصَهُمْ جَمِيعًا إِلَى مَوْقِفِ الْعَرْضِ وَ
الْحِسَابِ، وَ مَوْضِعِ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ: إِذَا
وَقَعَ الْأَمْرُ بِفَضْلِ الْقَضَاءِ ﴿وَوَخَسَرَ
هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ﴾.

شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ الْعَقْلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَسْرِ
الْهَوَى، وَسَلِمَ مِنْ عِلَاقِ الدُّنْيَا.

-----☆☆-----

ط ”کسری“ خسرو کا معرب ہے جس کے معنی اس بادشاہ کے ہوتے ہیں جس کا دائرہ مملکت وسیع ہو۔ یہ سلاطین عجم کا لقب تھا اور ”قیصر“ شاہان روم کا لقب ہے جو رومی زبان میں اس بچے کیلئے بولا جاتا ہے جس کی ماں جننے سے پہلے مر جائے اور اس کا پیٹ پیر کر بچے کو نکالا جائے۔ چونکہ شاہان روم میں افسوس اسی طرح پیدا ہوا تھا اس وجہ سے وہ اس نام سے مشہور ہو گیا اور پھر وہاں کے ہر بادشاہ کیلئے اس نے لقب کی صورت اختیار کر لی۔

”حمیر“ یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ اس حکومت کا بانی حمیر ابن سبا تھا جس نے یمن میں اپنی سلطنت کی بنیاد رکھی اور پھر اس کی اولاد نسلاً بعد نسل تخت و تاج کی وارث ہوتی رہی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اس کوئی حدیثوں نے یمن پر حملہ کر کے حکومت ان کے ہاتھ سے چھین لی، مگر انہوں نے حکومت اور ذلت کی زندگی گوارا نہ کی اور اپنی منتشر و پراگندہ قوتوں کو یکجا کر کے اس کوئیوں پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دے کر دوبارہ اقتدار حاصل کر لیا اور یمن کے ساتھ حضرموت، حبشہ اور حجاز پر بھی اپنی حکومت قائم کر لی۔ یہ سلاطین حمیر کا دوسرا دور تھا جس میں پہلا بادشاہ ”حارث الراس“ تھا جو ”تبع“ کے لقب سے تخت حکومت پر بیٹھا اور پھر بعد کے سلاطین اسی لقب سے پکارے جانے لگے۔ ”تبع“ کے معنی سامی زبان میں متبوع و سردار کے ہیں اور بعض کے نزدیک یہ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی صاحب تسلط و اقتدار کے ہیں۔

☆☆☆☆☆